نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلامی معاشرہ کی تعمیر

النبي ﷺ وبناء المجتمع الإسلامي

[urdu - اردو - أردو]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

نبی ﷺ اوراسلامی معاشرہ کی تعمیر

٦٣٢ میلادی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مستقرمدینہ میں کیسے اورکس حد تک معاشرہ کی اصلاح کرنےاوراس کی تعمیرمیں کامیاب ہوئے ؟

الحمد للہ
اس میں کوئ شک نہیں کہ مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسل نے جس معاشرہ کی بنیاد رکھی وہ امن واستقرارمیں ایک مثالی معاشرہ تھا ، جس کا ظہوراس دن سے ہوا جس دن مدینہ کی سرزمین نے عرب وعجم کے سردار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم بوسی کی تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سرزمین پرایک اسلامی مملکت کی بنیاد رکھی ۔

اوراس معاشرہ میں امن واستقرار کے کئ ایک عوامل واسباب ہیں جن میں سے چند ایک ذکرکیا جاتا ہے :

اول :
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی سرزمین پرقدم رکھتے ہی سب سے پہلے مسجد کی بنیاد رکھی جو کہ مصائب کے وقت مرجع بننے میں ممد معاون ثابت ہوئ ، اوراسی طرح مسلمانوں کے جمع ہونے اورایک دوسرے سوال اورایک دوسرے کے حالات سے متعارف ہونے کی جگہ بنی جس سے مریض کی عیادت اورمیت کے جنازہ میں جانا اورمسکین کے تعاون اورغیرشادی شدہ کی شادی وغیرہ میں ممد ثابت ہوئ ۔

اس کے بارہ میں یہ چند ایک احادیث ہیں :
انس بن مالک رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تومسجد بنانے کا حکم صادرفرماتے ہوئے کہنے لگے اے بنو نجار کیا تم مجھے اپنی اس حویلی قیمت بتاتے ہو تووہ کہنےلگے نہیں اللہ کی قسم ہم تو اس کی قیمت اللہ تعالی سے ہی طلب کرتے

ہيں ۔ صحيح بخاری حديث نمبر (٢٦٢٢) صحيح مسلم حديث نمبر (٥٢٤) ۔

براء بن عازب رضي اللہ تعالی عنہ بيان کرتے ہيں کہ اللہ تعالی کا فرمان { ولاتيمموا الخبيث منہ تنفقون } يہ آيت ہمارے انصارے کے بارہ ميں نازل ہوئ ہم کھجوروں کے مالک تھے ، توہر شخص اپنی کھجوروں ميں سے کمی اورزيادتی کے حساب سے لے کرآتا کوئ توايک اورکوئ دو خوشے (کھجوروں والی ٹہنی) لاکر مسجد ميں لٹکا ديتا ۔

اوراصحاب صفہ (ابن ماجہ کی روايت ميں ہے کہ مہاجرين ميں سے فقراء) کے ليے کھانا نہيں ہوتا تھا توان ميں سے جب کسی ايک کوبھوک لگتی تووہ آکر اس خوشے کومارتا تواس سے کچی اورپکی کھجوريں گرتيں اوروہ کھا ليتا ۔

تو کچھ لوگ ايسے بھی تھے جو بھلائ اور خير ميں رغبت نہيں رکھتے تھے وہ ايسے خوشے لاتے جن ميں خراب اورردی کھجوريں ہوتی اورخوشہ بھی ٹوٹ چکا ہوتا وہ لا کر لٹکا ديتے تواللہ تعالی نے يہ آيت نازل فرما دی :

{ اے ايمان والو ! اپنی پاکيزہ کمائ ميں سے اورزمين ميں سے تمہارے ليے ہماری نکالی ہوئ چيزوں ميں خرچ کرو ، اوران ميں سے بری چيزوں کے خرچ کرنے کا قصد نہ کرو جسے تم خود تولينے والے نہيں ہو ، ہاں اگر آنکھيں بند کرلو تو، اور جان لو کہ اللہ تعالی بے پرواہ اورخوبيوں والا ہے } البقرۃ (٢٦٧) ۔

براء بن عازب رضي اللہ تعالی عنہ کہتے ہيں کہ : اگر تم ميں سے کسی ايک کواس طرح کا ھديہ ديا جاۓ جس طرح کی اشياء وہ دے رہا ہے تواسے قبول نہيں کرے مگر ہوسکتا ہے کہ وہ اسے آنکھيں بند کرکے اوريا پھر حياء کرتے ہوۓ لے لے ۔

وہ کہتے ہیں کہ تو اس کے بعد ہم میں سے ہرایک وہ چیز لاتا جو اس کے پاس سب سے اچھی ہوتی - سنن ترمذي حديث نمبر (٢٩٨٧) سنن ابن ماجۃ حديث نمبر (١٨٢٢) اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح ترمذی (٢٣٨٩) میں صحیح قرار دیا ہے -

القنو اسے کہتے ہیں جس میں رطب اورتازہ کھجوریں ہوں -

الشیص وہ کھجوریں ہیں جن کی پیوند کاری نہ کی گئ ہو -

الحشف خراب اورخشک شدہ کھجوروں کوکہا جاتا ہے -

دوم :
انصارو مہاجرین کے درمیان اسلامی مؤاخات کا قیام :
نبی صلی اللہ علیہ وسلم انصارومہاجرین کےدرمیان اسلامی بھائ چارہ اورمؤاخات قائم کی تویہ فعل معاشرہ کے افراد میں ایسی قوت وطاقت پیدا کرتا ہے جوکسی اورچیز سے پیدا نہیں ہوتی اورنہ ہی ایسی قوت سننےمیں ہی آئ ہے تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی وعجمی اور آزاد وغلام اور قریشی اورغیر قریشی اوردوسرے قبائل میں اخوت وبھائ چارہ قائم کیا توسارا معاشرہ فرد واحد اورجسد واحد کی شکل اختیارکرگیا -

تواس کے بعد اس میں کسی قسم کاکوئ تعجب اوراستغراب نہیں رہتا کہ ایک انصاری اپنے مہاجربھائ کوکہے کہ آپ میرے مال کوتقسیم کر کےآدھا لے لیں اوریہ انصاری اپنے مہاجر بھائ کویہ پیشکش کرتا ہے کہ میں اپنی ایک بیوی کوطلاق دیتا ہوں تم اس سے نکاح کرلو -

اور اسی طرح انصاری اس قوت علاقہ کی بنیاد پر مہاجر کا وراث بنایا جاتا تھا حتی کہ قرآن مجید نے آیت مواریث کے ساتھ اسے منسوخ کردیا اورانصار کو اس کی رغبت دلائ کہ وہ ان کے لیے کچھ نہ کچھ وصیت کریں ، تواس طرح کے معاشرہ کی کہیں مثال نہیں ملتی اوراس کی مثال بیان کی جاتی ہے -

اس سلسلہ میں بعض احادث ذکر کی جاتی ہیں :
١ - عبدالرحمن بن عوف رضي الله تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب مدینہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اورسعد بن ربیع کے درمیان مؤاخات قائم کردی اوراسے میرا بھائ بنا دیا ، توسعد رضي الله تعالی عنہ کہنے لگے میں انصارمیں سے سب سے زیادہ مال ودولت والاہوں تومیں آپ کے لیے اپنا نصف مال تقسیم کرتا ہوں ۔

اوردیکھو جوبھی میری بیوی آپ کواچھی لگتی ہے میں اسے طلاق دیتا ہوں جب وہ تیرے لیے حلال ہوجائے تواس سے نکاح کرلینا ۔

عبدالرحمن بن عوف رضي الله تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس کی کوئ ضرورت نہیں ، کیا یہاں کسی بازارمیں تجارت ہوتی ہے ؟ سعد رضي الله تعالی عنہ کہنے لگے کہ سوق قینقاع میں ۔

راوی کہتا ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ نے دوسرے دن بازار کا رخ کیا اورکچھ پنیراورگھی لائے ، راوی کہتا ہے کہ پھراس کے دوسرے دن بھی بازار گئے اور کچھ ہی دن نہیں گذرے تھے کہ عبدالرحمن رضي الله تعالی عنہ آئے اوران پرزردی کے نشانات تھے تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کیا تو نے شادی کرلی ؟

ان کا جواب تھا جی ہاں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس سے ؟ عبدالرحمن رضي الله تعالی عنہ نے جواب دیاکہ ایک انصاری عورت سے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اسے مہرکتنا دیا ؟

عبدالرحمن رضي الله تعالی عنہ نے جواب دیا ایک گٹھلی کے برابر سونا ، تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا : اچھا پھر ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (١٩٤٣) ۔

٢ – ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مہاجرین مدینہ میں آئے تواس اخوت کی بنا پرجونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کرائ تھی مہاجرانصاری کا وارث بنتا تھا اوراس میں خونی رشتے کا کوئ تعلق نہیں

تھا ، اورجب اللہ تعالی نے { ولکل جعلنا موالی } نازل فرمادی تواسے منسوخ کردیا گیا پھر کہا { والذین عقدت ایمانکم } مگر مدد اورتعاون اورنصیحت ، تووراثت ختم ہوگئ اورصرف اسے کے لیے وصیت کی جاۓ گی ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (۲۱۷۰) ۔

سوم :
دوھجری میں زکاۃ فرض ہوئ تو اغنیاء اورفقراء کے درمیان مواسات قائم ہوئ جس سے مدنی معاشرہ میں قرابت کی نسیج میں اضافہ ہوا ، اوراخوت فی اللہ کے عنصرپہلے سے بھی مزید قوی ہوگئے ، بلکہ معاملہ اس سے آگے بڑھ کرنفلی صدقہ وخیرات تک جا پہنچا ۔

انس بن مالک رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :
ابوطلحہ رضي اللہ تعالی عنہ انصار میں کھجوروں کے اعتبارسے سب سے زیادہ مالدار تھے اوران کواس میں سے سب سے زیادہ محبوب بئرحاء تھا جو کہ کہ مسجد کے آگے واقع تھا جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوتے اور پاکیزہ پانی نوش فرماتے ۔

انس رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئ :

{ جب تک تم اپنی پسندیدہ چیزسے اللہ تعالی کے راہ میں خرچ نہیں کرو گے ہرگزبھلائ نہیں پاسکتے } آل عمران (۹۲)

ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکرکہنے لگے اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ : { جب تک تم اپنی پسندیدہ چیزسے اللہ تعالی کے راہ میں خرچ نہیں کرو گے ہرگزبھلائ نہیں پاسکتے } تومیرا سب سے محبوب اورپسندیدہ مال بئر حاء ہے ، یہ اللہ تعالی کے راستے میں صدقہ ہے میں اللہ تعالی سے اس کے اجر ثواب کی امید رکھتا ہوں ، توآپ اسے جہاں چاہتے ہیں خرچ کردیں ۔

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : رہنے دو یہ مال دوبہت زیادہ منافع بخش ہے بہت منافع بخش ہے جوکچھ تم کہہ رہے ہومیں نے سن لیا ہے ، میری رائے یہ ہے کہ تم ایسا کرو اسے اپنے اقرباء میں تقسیم کردو توابوطلحہ رضي اللہ تعالی عنہ کہنے لگے میں ایسا ہی کرتا ہوں ، توابوطلحہ رضي اللہ تعالی عنہ نے اسے اپنے اقرباء اورچچا زاد بھائیوں میں تقسیم کردیا ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (۱۳۹۲) صحیح مسلم حدیث نمبر (۹۹۸) ۔

تواس طرح مدینہ نبویہ شریف میں مسلمانوں کے درمیان محبت والفت کی علامات ظاہرہوئیں اور مہاجرین نے اپنے انصاری بھائیوں کے حق کوپہچانا اسی کے متعلق چند ایک احادیث کا ذکر کیا جاتا ہے :

انس رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف تشریف لائے تومہاجرین آکر کہنے لگے اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے قوم انصار کودیکھا ہے کہ انہوں نے بہت ہی زیادہ خرچ کیا ہے اورجس قوم کے پاس ہم آکر ٹھرے ہیں ان سے بہتر اوراچھا احسان کرنے والے بہت ہی کم ہیں ۔

ہمیں ہرچیزسے کفایت کی اورہمیں اپنے مال ودولت اورپھلوں میں شریک کیا حتی کہ ہمیں یہ خطرہ محسوس ہونے لگا کہ کہیں مکمل اجروثواب یہ ہی نہ لے جائیں ، تونبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے نہیں ، جب تک تم ان اللہ تعالی سے ان کے لیے دعا کرتے اوران کی تعریف کرتے رہو ۔ سنن ترمذي حدیث نمبر (۲٤۸۷) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی (۲۰۲۰) اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اوراسی طرح اللہ تعالی نے مدنی معاشرہ میں ایک دوسرے کے درمیان محبت والفت ڈال کران کے دلوں کو یک جان دوقالب بنا دیا ، تواس قوم کا ماٹو ہی اللہ تعالی کے لیے محبت بن گیا جسے اللہ تعالی نے ان پرواجب قراردیااور اسے کمال ایمان کی علامت قراردے دیا ۔

انس رضي الله تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
تم میں سےاس وقت تک کوئ بھی مومن بن ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائ کے لیے بھی وہی چیز پسند کرے جواپنے لیے پسند کرتا ہے . صحیح بخاری حدیث نمبر (١٣) صحیح مسلم حدیث نمبر (٤٥) .

نعمان بن بشیر رضي الله تعالی عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ي :
آپ مومنوں کو ایک دوسرے پررحم اورمحبت والفت اورنرمی کرتے ہوئے دیکھے گے کووہ اس ایک جسم کی مانند ہیں کہ جس کا ایک عضو تکلیف محسوس کرے تومکمل جسم بخاراورتکلیف میں مبتلا ہوجاتا ہے . صحیح بخاری حدیث نمبر (٥٦٦٥) صحیح مسلم حدیث نمبر (٢٥٨٦) .

واللہ اعلم .